شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

رسالہ نمبر

زلزلہ اور اس کے اسباب

اس رسالے میں۔۔۔

- ستاروں کی سائنس کا انکار
- کانٹا نگلنے والی مچھلی
- وسوسوں کا علاج
- "یارسول اللہ" لکھنے کی برکت
- زلزلے میں گھر سلامت رہنے کا راز
- زلزلے کی حیرت ناک جھلکیاں
- توبہ کیسے قبول ہوئی
- کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی
- ذکر اللہ اور دعوت اسلامی

پیش کش: مجلس مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی، پاکستان۔ فون: 4921389-90-91
شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی، پاکستان۔ فون: 2314045-2203311 فیکس: 2201470
Email: maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

زَلزَلہ اور اُس کے اَسباب

شیطان لاکھ سُستی دِلائے، یہ بیان مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شآءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دِل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

﴿امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں یہ بیان رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ میں فرمایا۔ضروری ترمیم کے ساتھ حاضرِ خدمت ہے۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ﴾

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ تَقَرُّب نشان ہے، ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمعُ الزّوائد ج ۱۰، ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک بندے کو بھی عذاب

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ الغفار فرماتے ہیں مَروی ہے کہ اللہ عزوجل نے فِرِشتوں کو حُکم فرمایا کہ فُلاں فُلاں گاؤں کو عذاب کرو۔ فِرِشتوں نے بڑی عاجزی سے اِلتجاء کی کہ اے اللہ عزوجل اس میں فُلاں فُلاں تیرا نیک بندہ بھی ہے۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اِسے عذاب دیکر مجھے اِس کی چیخ وپکار سناؤ کیوں کہ اِس کا چہرہ میری نافرمانیوں کو دیکھ کر کبھی بھی مُتَغَیِّر نہیں ہوا۔ (شُعَبُ الایمان حدیث ۷۵۹۴ ج ۶ ص ۹۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دعاء قبول نہ ہونے کا سبب

ایک اور حدیثِ پاک میں اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو تم اچھی بات کا حُکم کرو گے اور بُری بات سے منع کرو گے، یا اللہ عزوجل تم پر اپنا عذاب بھیجے گا پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دُعا قبول نہ ہوگی۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۱۷۶ ج ۴ ص ۶۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! بگڑے ہوئے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرنا کس قدر ضروری ہے کہ لوگوں کو بُرائیوں میں مُبتَلا دیکھ کر باوُجودِ قُدرت ان کی اِصلاح کی کوشش نہ کرنے والوں پر بھی عذاب آنے کی وعیدیں ہیں۔

ظالم حاکم کے تَسَلُّط کی وجہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، تم نیکی کا حُکم کرو ورنہ تم پر کسی ظالم بادشاہ کو مُسلَّط کر دیا جائے گا جو تمہارے چھوٹے پر رَحم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے اور ان کی دُعائیں قبول نہیں ہوں گی، وہ مُعافی مانگیں گے مگر اُن کی مُعافی نہیں ملے گی۔ (مُلَخصاً مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۴۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نیکی کی دعوت کی اَھمیَّت

نیکی کی دعوت کی بڑی اہمیت ہے، مسلمان جب گناہوں میں مبتَلا ہو تو اس وقت اُس کی اِصلاح کیلئے ضَرور بِالضَّرور کمربستہ ہونا چاہئے، یاد رکھئے! جو شخص دوسروں کو نَماز اور نیکی کا راستہ نہیں دِکھاتا، خود کو بھی گناہوں بھری زندگی سے نہیں بچاتا، عُموماً ایسوں کی اولاد آج کل ماڈَرن بنتی ہے، فلمیں، ڈِرامے دیکھتی ہے، گالیاں بکتی ہے، پتنگ اُڑاتی ہے۔ جو اپنی اولاد اور دیگر مسلمانوں کو گناہوں سے مَنع نہیں کرتا وہ اچّھی طرح غور کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اگر لوگ بُری بات دیکھیں اور اُس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ عزوجل اُن پر ایسا عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا۔ (ابنِ ماجہ، ج ۴، ص ۳۵۹ حدیث ۴۰۰۵ دارالمعرفۃ بیروت)

سمجھانا کب واجِب ہے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت نہ دینے اور گناہوں سے نہ روکنے والوں کیلئے عذاب کی وعیدیں ہیں مگر یاد رکھئے! گناہوں سے روکنے کی اور نیکی کی دعوت کی صُورتیں ہیں، عام حالات میں اگرچہ نیکی کی دعوت دینا مُستَحَب ہے مگر بعض صُورتوں میں یہ واجِب ہو جاتی ہے، واجِب ہونے کی صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کر رہا ہو اور ہمارا ظنِّ غالِب ہو کہ اس کو مَنع کریں گے تو یہ مان جائے گا تو اب اس کو بتانا، سمجھانا، مَنع کرنا واجِب ہے۔ اب ہم کو غور کرنا چاہئے کہ یہ واجِب کون ادا کر رہا ہے؟ مَثَلاً آپ دیکھ رہے ہیں کہ فُلاں بِلا عُذرِ شَرعی نَماز کی جماعت تَرک کرنے کا گناہ کر رہا ہے اور وہ آپ سے چھوٹا بھی ہے بلکہ آپ کا ماتحت، ملازِم یا بیٹا بھی ہے اور آپ کا ظنِّ غالِب بھی ہے کہ سمجھاؤں گا تو مان جائے گا مگر آپ اُس کی اِصلاح کی کوشش نہیں فرماتے تو آپ گنہگار ہوں گے۔ افسوس! صد افسوس! آج یہ گناہ بہُت زِیادہ ہو رہا ہے اور خبردار! کہ یہ بہت بڑے خطرے کی بات ہے، جیسا کہ ابھی آپ نے سُنا کہ نیک بندے کو بھی اس لئے عذاب دیا گیا کہ وہ اَوروں کو نہیں روکتا تھا خود تو گناہ سے بچتا تھا مگر جب دوسرے گناہ کرتے تھے تو اِس پر اُس کو کوئی کُڑھن نہیں ہوتی تھی۔ اس کو فقط اپنی ہی پڑی رہتی تھی گویا آج کی اِصطِلاح میں وہ یا شیخ اپنی اپنی دیکھ کا مِصداق تھا۔

دُنیا میں بھی سزائیں ملتی ہیں

یاد رکھئے! گناہوں کے سبب بارہا ایسا ہوتا ہے کہ دُنیا میں بھی سزائیں ملتی ہیں۔ مثلاً ماں باپ کے نافرمانوں کے بارے میں احادیثِ مبارکہ میں یہ مضامین موجود ہیں کہ جو ماں باپ کا دِل دُکھاتا ہے اُس کو دُنیا میں بھی سزا ہوتی ہے۔ شُروع شروع میں وہ بدنصیب گناہوں میں بدمَست ہوتا ہے اور ماں باپ کو ستانے میں بالکل بے باک ہوتا ہے لیکن جب اللہ عزوجل کی طرف سے پکڑ آتی ہے تو وہ دُنیا میں ذلیل وخوار ہوتا اور مزید عذابِ نار کا بھی حقدار ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر ماں باپ مُعاف بھی کر دیں جب بھی حَقُّ اللہ اس کے ذِمّے باقی رہتا ہے لہٰذا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سچے دِل سے توبہ کرنی ضَروری ہے۔ اسی طرح اور بھی بَہُت سارے گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے دُنیا میں بھی تکلیفیں آتی ہیں۔

خوفناک زلزلہ

اب جن حالات سے اِس وَقت ہمارا مُلک دوچار ہے کچھ اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ ہمارے وطنِ عزیز پاکستان کے مشرقی حصّے میں بروز ہفتہ تین رمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ (8.10.2005) صبح تقریباً 8:45 پر خوفناک زَلزلہ آیا۔ جس میں سرحد و کشمیر کا ایک بَہُت بڑا حِصّہ نیز پنجاب کا بھی کچھ حصّہ متأثّر ہوا۔ ایک اِطّلاع کے مطابق دو لاکھ سے زائد اَفراد اِس میں فوت ہوئے اور صحیح بات یہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد کس کو پتا ہے! پورے پورے گاؤں، مکمّل بستیاں اور کئی شہر تہس نہس ہو کر ملبے کا ڈھیر بن گئے، پہاڑ کے پہاڑ زمین سے اُکھڑ کر آبادیوں میں اُلٹ گئے، نہ جانے کتنے ہنستے بولتے انسان یکایک زِندہ دَفن ہو گئے۔ ان سب کی گنتی کون اور کس طرح کر سکتا ہے! ہم سب کو گناہ کرتے ہوئے کاش! اِس زَلزلے کو پیشِ نظر رکھنے کا ذِہن بن جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ کے دَوران ہی اچانک زَلزلہ آجائے اور چشم زَدَن میں ہمارا ''کچومر'' بن جائے!

زَلزلہ اے بھائیو! لاریب عبرت خیز ہے　　　زَلزلہ لاشیں گِراتا ہے، ہلاکت خیز ہے

زلزلہ کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فتاویٰ رَضَویہ جلد ۲۷ میں زلزلے، آسمانی بجلی اور بارِش وغیرہ پر مُشتمل پورا ایک باب ہے میرے آقائے نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین وملّت، مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں سُوال کیا گیا ہے کہ زَلزلہ کا سبب کیا ہے؟ اُس میں زلزلہ کا سبب میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ زلزلہ گناہوں کے سبب آتا ہے۔ تو گویا جس قوم کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس پر زَلزلہ آسکتا ہے تو صِرف کشمیر وغیرہ میں گناہ بڑھے تھے بظاہر ایسا بھی نہیں یہ اللہ عزوجل کی رَحمت ہے کہ ہمارا پورا مُلک تباہ نہیں ہوا، ورنہ آپ سب جانتے ہیں کہ اِس وَقت سارے کا سارا مُلک گناہوں کی لپیٹ میں ہے۔ آپ بھی جانتے ہوں گے کہ

بابُ المدینہ (کراچی) میں بھی دو تین دِن پہلے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے اور لوگ گھبرا کر سڑکوں پر نکل آئے۔ بابُ المدینہ (کراچی) میں بھی گُناہوں کی کمی نہیں ہے یہاں بھی گناہوں میں رَچے بسے رہنے والوں کو کون نیکی کی دعوت دے! آہ! ماں باپ بھی اِس بات کو تیار نہیں ہیں کہ نیکی کی دعوت دینے والوں کے ساتھ، عاشِقانِ رسول کے ہمراہ ہمارا بچّہ جائے، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے سے روکتے ہیں، مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتے، عمامہ نہیں باندھنے دیتے، عمامہ شریف چھین لیا جاتا ہے، باپ خود داڑھی رکھتا ہے نہ ہی جوان بیٹوں کو رکھنے دیتا ہے، حتّٰی کہ کوئی مُحِبِّ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ڈوب کر داڑھی مبارک بڑھالے تو بسا اَوقات معاذَ اللہ نیند میں اُس کی داڑھی کاٹ لی جاتی ہے، پٹائی کی جاتی ہے، طعنے دیئے جاتے ہیں کہ تُو مُلّا بنے گا! داڑھی رکھے گا! اب جہاں ایسے ناگفتہ بہ حالات پیدا ہوں، نہ خود سنبھلیں نہ کسی کو سنبھلنے دیں اور پھر اگر اللہ عزوجل کی ناراضگی کے سبب ایسے مقام پر زلزلہ آجائے تو اُس میں کیا تعجُّب ہے!

دیکھے ہیں یہ دِن اپنے ہی ہاتھوں کی بدولت　　　　سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

ساری سائنس ناکارہ

زلزلہ ایک ایسی آفت ہے کہ اس کے سامنے سارے کی ساری سائنس بالکل ناکارہ رہ جاتی ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت زلزلہ کو روک نہیں سکتی۔ زلزلہ کیسے برپا ہوتا ہے؟ سائنس کی تھیوری اِس ضمن میں جو بھی ہو، ہم سائنس کی ہر اُس تھیوری کو پاؤں کی ٹھوکر پر مارتے ہیں جو اِسلامی نُقطۂ نظر سے ٹکراتی ہے۔ میں کُلِّیَّۃً (کُل۔لی۔یَہ) سائنس کا مخالف نہیں لیکن ہر اُس تھیوری کا مخالف ہوں جو میرے ربِّ رَحمٰن عزوجل کے مقدّس قراٰن اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبارک فرمان سے مُتصادِم ہے۔

زلزلہ برپا ہونے کا سبب

میرے آقا اعلیٰحضرت امامِ اہلسنّت، ولیِّ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدِّدِ دین وملّت، حامیِٔ سُنّت، ماحِیِٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیروبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے تمام زمین کو مُحیط (یعنی گھیرے میں لیا ہو) ایک پہاڑ پیدا کیا، جس کا نام کوہِ قاف ہے، زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں کوہِ قاف کے رَیشے پھیلے ہوئے نہ ہوں۔ جس طرح دَرَخت کی جڑیں زمین کے اندر پھیل جاتی ہیں اور ان جڑوں کے سبب دَرَخت کھڑا رہتا ہے اور آندھی یا ہوا آئے تو یہ نہیں گرتا۔ اب اُصول یہ ہے کہ دَرَخت جتنا بڑا ہوگا اُتنی ہی دُور تک اس کی جڑوں کے رَیشے پھیلتے ہیں چُونکہ کوہِ قاف بہت بڑا ہے، اِتنا بڑا ہے، اِتنا بڑا ہے کہ ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے لہٰذا اس کو کھڑے رہنے کیلئے جگہ بھی

بہت ہی بڑی درکار ہے، چُنانچہ اس کے رَیشے حکمِ الٰہی عزوجل سے ساری زمین میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کہیں یہ رَیشے زمین کی اُوپری سَطح پر ظاہِر ہیں جیسا کہ بَرگد کے دَرَخت کی جَڑیں کہیں کہیں زمین پر اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔ جہاں جہاں اس کوہِ قاف کے رَیشے اُبھرے وہاں پہاڑیاں اور پہاڑ کھڑے ہوگئے، کہیں کہیں زمین کی سطح تک آکر رُکے ہوئے تو اس کو سنگلاخ (یعنی پتھریلی) زمین کہتے ہیں۔ بہر حال یہ رِیشے کہیں زمین کے اوپر تو کہیں زمین کے نیچے یہاں تک کہ سَمُندر کے اندر بھی ہیں۔ سَمُندر میں بھی زَلزلہ آسکتا ہے، پہلے ہم نے کبھی نہیں سُنا نہیں تھا مگر اب سونامی یعنی سَمُندری زَلزلہ بھی سُن لیا، جو ابھی حال ہی میں تقریباً ساڑھے نو ماہ پہلے 26.12.04 کو بَرپا ہوا تھا، اس نے سب سے زِیادہ تباہی اِنڈونیشیا کے صُوبے ''آچے'' کے دارالحکومت ''بندہ آچے'' میں مچائی، غالِباً صِرف اُسی ایک شہر میں ایک لاکھ سے زِیادہ اَفراد موت کے گھاٹ اُتر گئے! سُنا یہی ہے کہ خُصوصاً وہ علاقے اس کی زَد میں آئے تھے جہاں گناہوں کی حد ہوگئی تھی، سَمُندر کی چنگھاڑتی ہوئی لہروں نے ان بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ بہر حال کوہِ قاف کے رَیشے زمین کی نچلی سطح میں بھی دُور دُور تک پھیلے ہوئے ہیں، جہاں جہاں وہ ریشے ہوتے ہیں اس کی اُوپری زمین بہُت نَرم ہوتی ہے۔ جس جگہ زَلزلہ بھیجنے کا اللہ عزوجل کا اِرادہ ہوتا ہے (اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ) اللہ عزوجل کوہِ قاف کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے وہاں کے رَیشے کو جُنبش دے، صِرف وَہیں زلزلہ آئے گا جس جگہ کے ریشے کو حَرکت دی گئی پھر جہاں خَفیف یعنی ہلکے زلزلے کا حکم ہے تو وہاں کے ریشے کو ہلکا سا ہلاتا ہے اور جہاں حکم ہے کہ شدید جھٹکا دے تو وہاں کوہِ قاف بہت زور سے اپنا ریشہ ہلاتا ہے۔ بعض جگہ صِرف ہلکا سا جھٹکا آتا ہے اور ختم ہوجاتا ہے جیسا کہ پچھلے دِنوں بابُ المدینہ (کراچی) میں ہلکا سا جھٹکا آیا تھا، اُس میں جانی ہلاکت کی کوئی خبر نہیں ملی۔ اس میں بھی اللہ عزوجل کی مَشِیْئَتیں (مَشی۔یَتیں) کارفرما ہیں کہ کہیں ہلکا سا جھٹکا آتا ہے تو کہیں زوردار، کہیں مکانات صِرف ہِل جاتے ہیں تو کہیں اس کی کھڑکیاں اور کانچ وغیرہ بھی ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں، کہیں معاذَ اللہ عزوجل زمین پھٹ جاتی ہے اور اس سے پانی نکلتا ہے تو کہیں معاذَ اللہ عزوجل شُعلے نکل پڑتے اور چیخنے کی آوازیں بُلند ہوتی ہیں، کہیں سے بخارات و دھوئیں برآمد ہوتے ہیں۔

(از افادات: فتاویٰ رَضَویہ، ج۲۷ ص ۹۲ تا ۹۷)

چھ سالہ مَدَنی مُنّی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی مَشِیَّت پر ہے کہ جس کو چاہے زَلزلے میں مبتلا کرے جس کو چاہے نہ کرے، اللہ ربُّ العِزّت عزوجل کی رَحمت بَہُت بڑی ہے، وہ خوفناک زلزلوں میں بھی لوگوں کو بچا کر اپنی قدرتِ کامِلہ کے نظّارے کرواتا ہے۔ مثلاً نگرانِ شوریٰ نے بتایا کہ سرحد میں دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی مَع اپنی زوجہ زلزلے میں شہید ہو گئے نگران کی ایک چھ سالہ مَدَنی مُنّی 114 گھنٹے کے بعد ملبے سے زِندہ برآمد ہوئی!

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کانٹا نگلنے والی مچھلی

اللہ ربُّ العِزّت عزوجل کی قدرت کے آگے یقیناً سب بے بَس ہیں۔ دُنیاوی مثال میں یوں سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ ماہی گیر کے دریا میں ڈور پھینکنے پر جب کوئی مچھلی کانٹا نگل لے گی تو پانی میں اِدھر اُدھر بھاگے گی، ماہی گیر مسکرا کر یہی کہے گا کہ تُو جتنا چاہے بھاگ لے مگر بِالآخر یوں ہی میں ڈور کھینچوں گا تُو نے آنا میرے ہی پاس ہے کیوں کہ تُو کانٹا نگل چکی ہے۔ تو میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گویا ہم سب نے بھی موت کا کانٹا نگلا ہوا ہے، اب لاکھ اِترائیں، لاکھ گُل چھَرّے اُڑائیں، لاکھ دُنیاوی تعلیم کی اِسناد پائیں، لاکھ نئی نئی ٹیکنالوجیاں اپنائیں، لاکھ ترقّیاں کر جائیں لیکن موت آئے گی، آ کر رہے گی اور بغیر کسی پیشگی اِطّلاع کے اچانک آ کر دبوچ لے گی، آہ!

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں ساماں سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے

یقیناً اپنی کچھ نہیں چلتی، اپنی لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھئے! ہر ایک چاہتا ہے کہ میں بیمار نہ پڑوں، بیماری سے بچنے کیلئے بعض لوگ حفظانِ صحت کے اُصولوں پر عمل بھی کرتے ہیں، مگر پھر بھی بیمار پڑ جاتے ہیں۔ بچّوں کو پولیو اور کالی کھانسی نیز مختلف بیماریوں سے بچانے کی تدبیریں کی جاتی ہیں مگر بچّے پھر بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ کوئی نہیں چاہتا کہ میں بڈّھا ہو جاؤں، سب کو سدا بہار اور جوان رہنا ہے لیکن جو زِیادہ عرصہ زِندہ رہنے میں کامیاب ہو جائے وہ بالآخر بوڑھا ہو ہی جاتا ہے۔ بُڑھاپا طرح طرح کی آزمائشوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یقیناً جوانی کی قدر و قیمت بوڑھے کو ہی معلوم ہوتی ہے، افسوس! آج جوان بدمست ہے جبکہ بوڑھا سراپا حسرت ہے۔ جوان زِندگی کے بہاروں کے دِن غفلت میں کھوتا ہے جبکہ بوڑھا بیتی ہوئی جوانی یاد کر کے روتا ہے جوان اگرچہ

بے خبر ہے مگر بوڑھا جانتا ہے کہ بڑھاپے کے بعد جوانی پلٹ کر نہیں آتی اُسے بڑھاپے کے بعد آنے والی منزِل موت کا خیال ستاتا ہے اور موت کا گڑھا مُنہ کھولے مُنتَظِر نظر آتا ہے۔

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کِھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا اَجَل تیرا کردے گی بالکل صَفایا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

کلفٹن میں زلزلے کے جھٹکے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ زلزلہ ہمارے لئے تازِیانۂ عبرت ہے۔ یقیناً اس کا سبب اَصلی اِرادۂ اللہ ہے، اللہ عزوجل جب تک نہیں چاہتا زلزلہ نہیں آتا، جہاں گناہوں کی کثرت ہوجاتی ہے وہاں اللہ عزوجل جب چاہتا ہے اُس کے اِرادے سے زَلزلہ آتا ہے۔ بابُ المدینہ (کراچی) والوں کو بھی زلزلے کے جھٹکوں کے ذَرِیعے تَنبِیہ کی گئی ہے گویا اب بھی سنبھل جاؤ! میں نے (سگِ مدینہ عُفی عنہ نے) جب کلفٹن کے علاقے کا سُنا کہ وہاں زلزلہ آیا تو فوراً میرے ذِہن میں آیا کہ کلفٹن میں فَحاشی اور بے پردَگی بہت زِیادہ ہے، فَحاشی کے کافی اڈّے ہیں۔ ہوسکتا ہے اِسی لئے کلفٹن کو جھٹکا دیا گیا ہو کہ سنبھل جائیں، لیکن ہائے بدنصیبی! اب سنبھلتا کسے ہے؟

عذابِ قَبر زلزلہ سے سخت تر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زلزلہ دُنیوی اعتِبار سے بعضوں کیلئے ایک خوفناک سَزا بھی ہے جبکہ جو زِندہ ہیں ان کے لئے سامانِ عبرت۔ اب یہ ضَروری نہیں کہ سارے کے سارے زَلزلہ زَدگان گناہوں میں مُبتَلا تھے۔ مگر جب یہ آتا ہے تو بہت سوں کو تباہ کردیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی ایک نیک بندے کی حِکایت سنائی کہ چُونکہ وہ گناہوں سے دوسروں کو نہیں روکتا تھا اس لئے اس کو بھی عذاب میں مبتَلا کردیا گیا۔ یاد رکھئے! یا شیخ اپنی اپنی دیکھ والا نعرہ نہیں چلے گا، لوگوں کو بُرائیوں سے روکنا ہوگا۔ اگر واجِب ہوجانے کے باوُجود آج بُرائیوں سے مَنع نہیں کریں گے تو ہم بھی معاذَ اللہ عزوجل پھنس سکتے ہیں اور یہ بھی ضَروری نہیں کہ زَلزلہ ہی آئے کوئی سی بھی آفت آسکتی ہے، زَلزلہ یا کوئی بڑی آفت نہ بھی آئے تب بھی موت نے تو آنا ہی ہے قبر میں تو جانا ہی ہے، معاذَ اللہ عزوجل اگر عذابِ قبر ہوگیا تو خدا کی قَسم! وہ دُنیوی زلزلے سے کروڑ ہا کروڑ گُنا اَذِیّت ناک ہوگا کہ دُنیوی آفت اور اُخرَوی مُصیبت میں کسی طرح سے بھی مُماثَلت نہیں، عذابِ قبر کے مقابلے میں دُنیوی زَلزلہ اِنتہائی ہلکا پھلکا ہے۔ بہَر حال ہمیں ہر حال میں خدائے ذوالجلال عزوجل سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔

وَسوسوں کا علاج

بعضوں کو یہ وَسوَسے بھی آتے ہوں گے کہ ماہِ رَمضانُ المبارَک کا پہلا عَشرہ جو کہ عشرۂ رَحمت ہے اِس میں مسلمانوں پر زلزلہ کیسے آ گیا؟ اس وَسوسے کے علاج کے ضِمن میں آپ حضرات سے سُوال ہے کہ یہ ارشاد فرمایئے، عَشرۂ رَحمت میں کوئی آدمی بیمار بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے تو بظاہر بیماری بھی تو ایک طرح کی تکلیف ہی ہے، اب بعض لوگوں کو بیماری بطورِ سزا بھی پیش آتی ہے اور اِس سزا سے اُس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں، دَرَجات بُلند کئے جاتے ہیں۔ جہاں زلزلہ نہیں آیا وہاں بھی اَسپتال موجود ہیں، مریض پڑے سِسک رہے ہیں، دَم توڑ رہے ہیں، کوئی بیچارہ کینسر کا مریض ہے، کوئی گردن توڑ بخار میں مُبتَلا ہے، کسی کا دردِ سَر نہیں جاتا، کوئی پیٹ کی بیماری میں مُبتَلا ہے، عَشرۂ رَحمت ہونے کے باوُجود روزانہ حادِثات بھی ہوتے ہیں، لوگ ہر روز زخمی ہوتے اور مرتے ہیں، تو یہ سب اللہ عزوجل کی مَشِیَّت کے تحت ہوتا ہے کہ بَسا اوقات وہ پریشانیاں اور بیماریاں دے کر بھی بندوں کے گناہوں کو مِٹاتا ہے۔ جیسا کہ ''شرحُ الصُّدور'' میں بیان کردہ حدیثِ پاک کا مضمون ہے کہ ''اللہ عزوجل جب کسی بندے کو آخِرت میں پکڑنے کا اِرادہ فرماتا ہے تو دُنیا میں اُس کو دولت سے نواز دیتا ہے اور اِس طرح اِس کی نیکیوں کا بدلہ دُنیا میں دے دیتا ہے، مزید اِس کو اَولاد کا سُکھ عطا فرماتا ہے، اِس کی اولاد اِطاعت گزار، فرمانبردار، حسین وجمیل اور تندرست و تُوانا ہوتی ہے۔ اولاد کا بھی سُکھ ہے، دولت کی بھی ریل پیل ہے، کاروبار کا پہیہ بھی کوئی دبا کر نہیں کھا جاتا، اس کا رُعب داب بھی کافی ہے، بڑی اچھی زِندگی گزار رہا ہے۔ حالانکہ بُزرگوں کا یہ فرمان ملتا ہے کہ تم پر اگر دُنیا کی فراوانی ہو تو ڈر جاؤ کہ کہیں یہ اِستِدراج تو نہیں! لہٰذا بڑے خوف کی بات ہے کہ کہیں تمہیں تمہاری نیکیوں کا دُنیا میں تو صِلہ نہیں دیا جا رہا! خیر اِس قدرآسائشوں بھری زِندگی گزارنے کے باوُجود اگر کچھ کسر رہ گئی ہو تو سَکرات میں اُس کو آسانی دی جاتی ہے اور لوگ بولتے ہیں کہ یہ تو کسی کا مُحتاج ہی نہیں ہوا، ابھی اس نے بلا تکلُّف کھانا بھی کھایا، خوشگوار ماحول میں گفتگو میں مشغول تھا بس یوں ہی بیٹھے بیٹھے ہارٹ فیل ہو گیا اور بڑی آسانی سے اس کی رُوح قبض ہو گئی۔ بَہر حال جان ومال اور اَولاد وغیرہ کا سُکھ مہیا کر کے نیز سَکرات میں بھی آسانی دے کر بعضوں کو دُنیا ہی میں اس کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور اب اللہ ربُّ العزّت عزوجل اس کو پکڑ لیتا ہے۔ اب وہ ہے اور عذاباتِ قبر ہیں، وہ ہے اور اَہوالِ حشر ہیں، آہ! صد کروڑ آہ! عذابِ دوزخ کا مُعامَلہ دُنیا کی سختیوں سے کروڑہا کروڑ گُنا سخت تر ہے اِس کی کوئی عقلی مثال دی ہی نہیں جاسکتی۔ یہ یاد رہے کہ یہ سب کچھ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے، اللہ عزوجل جسے چاہے اُسے بے حساب بَخش دے اور جسے چاہے کسی صغیرہ یعنی چھوٹے گُناہ پر پکڑ لے۔

دَرَجات کی بُلندی

اللہ عزوجل جب کسی کو آخرت میں نوازنے کا اِرادہ فرماتا ہے تو یوں بھی کرتا ہے کہ اُس کو غربت ومَسکنت میں مبتلا فرماتا ہے یوں اس کے گناہ مِٹاتا ہے، پھر مزید اس کو یوں مُبتلا کیا جاتا ہے کہ اس کے وُجود میں بیماریاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں، شکل وصورت بھی پُرکشش نہیں ہوتی، کبھی قد چھوٹا ہوتا ہے کبھی قد لمبا ہوتا ہے، لمبا بھی حیران ہے اور چھوٹا بھی پریشان ہے، چھوٹا بولتا ہے میرا قد لمبا ہوجائے تو لمبا کہتا ہے میرا قد چھوٹا ہوجائے۔ کوئی لنگڑا ہے تو کوئی لنجا، کوئی کانا ہے تو کوئی نابینا۔ ہر کوئی اپنی جسمانی بیماریوں سے پریشان لیکن اِس طرف بہت کم ہی کسی کی توجُّہ ہوتی ہے کہ یہ پریشانیاں میرے لئے آخرت کے دَرَجات کی بُلندی کے اَسباب بن سکتی ہیں۔ کسی کو پتا نہیں ہوتا کہ اس طرح دُنیوی تکالیف میں مُبتلا کرکے اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو مِٹاتا ہے۔ اب اگر مزید گناہ باقی ہیں تو اس کو سکرات میں تکلیف دی جاتی ہے، بعض اوقات کئی کئی دِن تک رُوح نہیں نکلتی، مرنے والا سخت اَذِیَّت میں ہوتا ہے۔ اس طرح بعضوں کے گناہوں کا بدلہ دُنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں وہ خدائے ذوالجلال عزوجل سے اِس حال میں ملتے ہیں کہ ان پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔ اللہ ربُّ العزّت عزوجل کی رَحمت ہی رَحمت ہوتی ہے۔

ہم اللہ عزوجل سے دونوں جہاں کی عافیت کے طلبگار ہیں۔

تُو بے حساب بَخش کہ ہیں بے شُمار جُرم ۔۔۔ دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز (ﷺ) کا

مسجد الحرام

دیکھئے! مسجدالحرام جو کہ ہر وقت رَحمتوں میں ڈھانپی ہوئی ہے، ہر گھڑی کعبۂ اللہ شریف پر بے شُمار رَحمتیں برستی رہتی ہیں، وہاں بھی تو کتنے مسائل ہوئے۔ یزیدِ پلید کے دَور کا تو بَہُت مشہور واقِعہ ہے کہ بدنصیب یزیدیوں نے جب گوپھن میں رکھ کر پتھر چلائے تھے تو اُس سے کعبۂ اللہ شریف کے مقدّس غلاف کو آگ نے گھیر لیا تھا یہاں تک کہ وہ جنّتی مینڈھا جو سیِّدُنا اسماعیل ذبیحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کی جگہ جنّت سے آیا تھا اور ذَبح ہوا تھا، اس جنّتی مینڈھے کے مقدّس سینگ جو کعبۂ اللہ شریف کی چھت پر لگے ہوئے تھے اس آگ میں وہ بھی شہید ہوگئے۔ اِس رَحمتوں بھرے مقام پر یزیدِ پلید نے معاذ اللہ ایسے ایسے مظالم ڈھائے۔

مسجد نبوی شریف

اسی طرح مدینۂ منوّرہ میں ہر وقت رَحمتوں میں ڈوبی رہنے والی مسجدُالنَّبَوِیِّ الشّریف علیٰ صاحِبِہَا الصّلوٰۃُ وَالسّلام کے اندر یزیدیوں نے گھوڑے باندھے تھے نیز چُن چُن کر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو شہید کیا گیا جو کہ سراپا رَحمت ہیں۔

انبیاء علیہم السلام

بنی اسرائیل نے متعدد انبیاء علیہم السلام کو شہید کیا۔ جبکہ ہر نبی سراپا رحمت ہوتا ہے بلکہ ان کا تذکرہ بھی نزولِ رحمت کا باعث ہے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

واقعۂ کربلا

دشتِ کربلا میں امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رُفقاء کو بھوکا پیاسا شہید کیا گیا حالانکہ سب کے سب سراپا رحمت تھے، نیک لوگ تھے، صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی اولاد تھے، امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صحابی بھی تھے اور نواسۂ رسول بھی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ)، ان کا ذِکرِ خیر ہمارے لئے رحمتیں پانے کا سبب ہے، ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس وقت رحمتوں کی چھما چھم بارشیں ہو رہی ہیں۔ کیوں کہ روایت میں ہے، عِندَ ذِکرِ الصّٰلحین تنزّل الرحمة یعنی جب نیک لوگوں کا ذِکر ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کی رحمت نازِل ہوتی ہے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امام الانبیاء علیہم السلام

ہم جب دُرود شریف پڑھتے ہیں اس وقت بھی رحمتیں نازِل ہوتی ہیں کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ سراپا رحمت بلکہ رحمتیں بانٹنے والے ہیں ان کے وُجودِ مسعود پر بھی آزمائشیں حاضر ہوئیں، بظاہر ان کی خدمت میں بھی زخموں نے سلامی بھری اور بخار نے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم چُومے۔ اِس طرح کوئی سی بھی تکلیف جو کہ چھوٹی ہو یا بڑی، آخر ہے تو تکلیف۔ تو ان رحمت بھرے وُجودوں پر بھی اللہ ربُّ العزّت عزوجل کی مشیّت کے تحت تکلیفیں آئیں۔ تو اب اگر رمضان المبارک کے عشرۂ رحمت میں اسلامی مُلک میں زلزلہ آگیا تو کیا ہوگیا! یقیناً اس میں اللہ عزوجل کی کروڑوں حکمتیں ہوں گی۔ ایمانیات کے معاملات میں الحمدللہ عزوجل ہم آنکھیں بند کر کے ماننے والے ہیں سوچنے والے نہیں۔

دُنیاوی آفتیں

اگر بالفرض ہماری نگاہوں کے سامنے ایک آدھ آدمی بس کے حادِثے میں کُچل کر مرجاتا ہے، معاذ اللہ اس کا بھیجا نکل آتا اور اس کا پیٹ پھٹ جاتا یہ دیکھ کر اگر چِہ وقتی طور پر ہمیں جھرجھری بھی آجاتی لیکن شاید یہ وَسوَسے نہ آتے کہ رمضان المبارَک میں ہی یہ حادِثہ کیوں ہوا؟ رَحمت بھرے دِن میں ایسا کیوں ہوا؟ بات دراصل یہ ہے کہ زَلزلہ چُونکہ بہت بڑا تھا، اس لئے ہم لوگ اس سے مُتأَثِّر ہوئے اور بعض اَفراد نفسیاتی طور پر وَسوسوں میں مبتَلا ہوگئے مزید اہلِ وَسواس نے بھی ایک دوسروں میں اپنے وَسوسوں کا تذکِرہ کرکے دیگر لوگوں کو اپنا ہم نَوا بنالیا اور بات کا بتنگڑ بنا۔ ورنہ دیکھا جائے تو تیز رفتار بس کے حادِثے میں ایک آدمی کا کُچل جانا اور زَلزلہ میں کسی کا دَب کر مرجانا دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ زخمی یہ بھی ہوا ہاتھ پیر بھی ٹوٹے مگر بس کے حادثے کے ذَرِیعے۔ اِسی طرح کسی کی چھت یا دِیوار گر گئی، یُوہیں کہیں دھماکہ ہوگیا کہ آئے دِن بم کے دھماکے بھی تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ دَہشت گرد نہ رمضان المبارَک میں چھٹّی کرتے ہیں نہ ہی عید کے دِن، ان کی تو چھٹّی کبھی ہوتی ہی نہیں۔ بَہَر کیف دُنیا میں ایک ہی وقت کے اندر بے شمار لوگ بیمار پڑتے اور لاتعداد اَفراد زخمی ہوتے ہیں اور عام طور پر رَحمتوں کے ایّام میں بھی یہ ہوتا رہتا ہے۔ نیز زخمی ہونا یا بیمار پڑنا سزا ہی ہوتا ہو یہ ضَروری نہیں۔ کسی کا سزاءً ہوتا ہے تو کسی کا بلندیٔ دَرَجات کیلئے۔ کسی کو زَلزلہ کے ذَرِیعے مالی نقصان سے دوچار کیا گیا تو کسی کو اس میں کُچل کر ماردیا گیا، کسی کو زخمی کردیا گیا اور کسی کو ملبہ میں کچھ عرصہ رکھ کر زِندہ سلامت نکال لیا گیا کسی کو زَلزلہ کے ذَرِیعے خوف زدہ کرکے اس کے گناہ مٹائے گئے یا دَرَجات بُلند کئے گئے۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ پارہ نمبر ۲۵ سورۃُ الشُّورٰی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

میرے آقا اعلیٰحضرت امامِ اہلسنّت، ولیِّ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سُنّت، ماحِیٔ بدعت، عالمِ شریْعَت، پیرِطریقت، باعثِ خیروبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجَمۂ قراٰن کنزالایمان میں اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں، ''اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرمادیتا ہے۔'' (پ۲۵، الشوریٰ، آیت ۳۰) پس معلوم ہوا کہ اپنے گناہوں کے سبب بھی مصیبتیں پہنچتی ہیں اور بَہُت سارے گناہ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ مَحض اپنے فضل وکرم سے مُعاف فرمادیتا ہے۔ زَلزلے سے جو مسلمان دوچار ہوئے ان کے بارے میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سب کے سب معاذَ اللہ عزوجل سزا میں گرِفتار ہوئے۔ اس ضِمن میں یہ کہا جائے گا کہ بعض کو آفت میں مبتَلا کرکے ان کے گناہ مٹائے گئے ہوں گے، کچھ نیک لوگ ایسے بھی ہوں گے جو واجِب ہونے

کے باوجود گناہوں سے کسی کو نہیں روکتے ہوں گے تو اس طرح ان کو ان خطاؤں کی سزائیں دی گئیں ہوں گی نیز طرح طرح کے گناہ کرنے والوں کو بھی گناہوں کی سزا دی گئی ہوگی اور اِسطرح ان کے گناہ دُور کیے ہوں گے، کچھ ایسے بھی ہوں گے جو واقعی پرہیزگار ہوں گے اور گناہوں سے بچتے رہتے ہوں گے ان کے دَرَجات بُلند کیے گئے ہوں گے۔ آہ! آج وہ کون سا مسلمان ہے جو گناہ نہیں کرتا ہوگا، انبیاء علیہم السلام اور فِرِشتے معصوم ہوتے ہیں، باقی رہے مجھ جیسے مسلمان تو عموماً ان سے گناہ صادِر ہو ہی جاتے ہیں مگر وہ توبہ سے معاف بھی ہوتے رَہتے ہیں، انہیں رَحْمت سے بخشا جاتا ہے اور جو مسلمان بالفرض بے قُصور تھا، مگر چونکہ اُس کو مرنا تو تھا ہی، لہٰذا زلزلہ کو اس کی موت کا سبب بنا دیا گیا اور زلزلے کے ذَرِیعے اُسے جامِ شہادت پلا کر اس کے دَرَجات کو بُلند کر دیا گیا۔ زلزلہ میں جن کو زِندہ چھوڑ دیا گیا، یا زخمی کر کے مزید دُنیا کی ٹھوکروں پر ڈال دیا گیا ان کے لئے اِس میں سامانِ عبرت ہے کہ اب وہ گناہوں سے باز رہے یا کوئی نیکوکار بھی تھا تو اُس کا اِمتحان ہے کہ وہ شکوہ و شِکایت نہ کرے بلکہ صَبر کے ذَرِیعے اَجر کمائے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رحمہم اللہ تعالیٰ میں بھی بعض نابینا و معذور ہوئے اور یوں صبر کر کے بطورِ اَجر ترقّیِ درجات کے حقدار قرار پائے۔ بہر حال زلزلہ کے ذَرِیعے جو مصیبت میں گرِفتار ہوا اس کو چاہئے کہ اس سے عبرت حاصل کرے اور گناہوں سے بچے، صبر و شکر سے کام لے کر اَجر کا خزانہ لُوٹے کہ اسے خوفزدہ یا زخمی کر کے گناہ مٹانے اور دَرَجات بڑھانے کا حقدار بنایا گیا۔ صبر، صبر اور صِرف صبر سے کام لے کہ بے صبری کرے گا تب بھی اس کی یہ مصیبت تو دُور ہونے سے رہی، اُلٹا صبر کے ذَرِیعے ہاتھ آنے والا ثواب و اَجر کا خزانہ ضائع ہو جائے گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیت کے کچھ مَدَنی قافِلے بھی زَلزلہ زَدہ علاقوں میں لاپتا ہو گئے مگر الحمدللہ عزوجل وہ جلد ہی زِندہ سلامت مل گئے ان مَدَنی قافلوں کے ساتھ ہونے والے رَحمت بھرے مُعاملات کی تین مَدَنی بہاریں مُلاحظہ ہوں:۔

۱ "یارسول اللہ" لکھنے کی بَرَکت

لانڈھی بابُ المدینہ کراچی کے سات اسلامی بھائیوں پر مُشْتَمِل ایک تیس دِن کے مَدَنی قافلے کا کچھ اس طرح بیان ہے، ہمارا مَدَنی قافِلے عبّاس پور تحصیل نکر بالا کشمیر کی جامع مسجد غوثیہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کو نَمازِ فجر و اشراق وغیرہ کے بعد جدول کے مطابق عاشِقانِ رسول آرام کر رہے تھے کہ یکا یک زَوردار جھٹکے سے سب ہڑبڑا جاگ اُٹھے، حواس قائم ہوں اس سے پہلے ہی مسجِد کے دِیوار کڑاکے کے ساتھ ٹوٹنے لگے، مگر یارسول اللہ کے نعرے پر ہماری جان قربان! مسجِد کی جُنوبی دِیوار کا وہ حصّہ جس پر یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا وہ گرنے سے بچ گیا اور چھت اُس پر گر کر ترچھی کھڑی ہو گئی۔ الحمدللہ عزوجل ہم یوں بال بال بچ گئے اور زِندہ سلامت باہَر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ چاروں طرف مکانات مِسمار ہو چکے

تھے، زخمیوں کی چیخ و پکار سے فضا کا سینہ دہل رہا تھا، جگہ جگہ لوگ ملبے تلے دبے پڑے تھے، کئی دم توڑ چکے تھے اور کچھ آخری ہچکیاں لے رہے تھے۔ ہم نے لوگوں کے ساتھ مل کر امدادی کام کیا، مسجد کے سامنے واقع ایک مکان کے ملبے سے ایک ڈیڑھ سالہ بچّی کو زندہ نکالنے میں کامیابی ملی۔ جس طرح بن پڑا کئی شُہداء کے جنازے پڑھے اور ان کی تدفین میں حصّہ لیا۔ الحمدللہ عزوجل ہماری ان کوششوں کے سبب تباہ حالی کے باوجود وہاں کے مسلمانوں کی دعوتِ اسلامی سے محبت قابلِ دید تھی۔

یارسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار   جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

۲ دو بار موت کے مُنہ میں

شاہ فیصل کالونی اور ملیر (بابُ المدینہ کراچی) کے نو اسلامی بھائیوں پر مُشتمل دعوتِ اسلامی کا سنّتوں کی تربیّت کا مدنی قافلہ سنّتوں بھرے سفر پر تھا اور قادر آباد ضلع ''باغ'' (کشمیر) کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ عاشقانِ رسول کا کچھ اس طرح بیان ہے، ''وَقفۂ اِستراحت میں پانچ اسلامی بھائی آرام کررہے تھے جبکہ چار اسلامی بھائی مسجد سے باہَر گئے ہوئے تھے۔ ۳ رمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ دِن کے تقریباً پونے نو بجے یکایک زلزلے کے زوردار جھٹکے آئے، اسلامی بھائی گھبرا کر تقریباً پانچ فٹ اُونچی دِیوار سے باہَر کی جانب کود کر سڑک کی سَمت سرپٹ دوڑ پڑے، ہر طرف دھماکوں کی خوفناک آوازیں آرہی تھیں۔ پیچھے مُڑ کر جو دیکھا تو ایک ناقابلِ یقین منظر نگاہوں کے سامنے تھا اور وہ یہ کہ دونوں طرف سے پہاڑ آبادی پر آگرا تھا، جب گرد کے بادَل چھٹے تو وہاں نہ وہ ہماری مسجد تھی نہ مکانات۔ تمام عالیشان عمارات زمین بوس ہوچکی تھیں، ہر طرف قِیامتِ صُغریٰ قائم تھی، غالباً اِس آبادی کا کوئی فَردِ بشر زِندہ نہ بچا تھا۔ عاشقانِ رسول گرتے پڑتے قریبی علاقے ''نذر آباد'' پہنچے وہاں بھی زلزلے نے تباہی مچارکھی تھی، جب حواس کچھ بحال ہوئے تو امدادی کاموں میں حصّہ لیا، وہیں روزہ اِفطار کیا، زَلزلہ زدہ ایک مسجد کے باقیماندہ حصّے میں نمازِ مغرب باجماعت ادا کی پھر جوں ہی اُس مسجد سے نکلے کہ پھر ایک دِل ہلا دینے والا جھٹکا آیا اور مسجد کا بقیّہ حصّہ بھی ایک دھماکے کے ساتھ زمین پر تشریف لے آیا اور الحمدللہ عزوجل یوں دوسری بار عاشقانِ رسول کی جان محفوظ رہی۔ ''قومی اخبار'' کے ایک کالَم نگار نے یہ واقِعہ بیان کرنے کے بعد لکھا تھا، ''یہ قافِلہ اچھی نیت سے (یعنی نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے کیلئے) گیا تھا (شاید) اِسی لئے اللہ عزوجل نے انہیں بچالیا۔

زلزلہ آئے گر، آکے چھا جائے گر   صِرف حق عزوجل سے ڈریں قافِلے میں چلو

زلزلہ عام تھا ہر سُو کُہرام تھا   ہم نے کی خدمتیں قافِلے میں چلو

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زندہ در گور ہوگئے

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، دعوتِ اسلامی کے ۱۲ عاشقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیت کا مَدَنی قافلہ کشمیر کے ضلع ''باغ'' علاقہ ہِندرائی کی جامع مسجد ہِندرائی میں مقیم تھا۔ ۳ رمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ کو جدوَل کے مطابق وقفۂ آرام کے بعد ''مَدَنی مشورہ'' کا وَقت ہوگیا تھا، امیرِ قافلہ کے حکم پر آٹھ اسلامی بھائی اُٹھ کر تیاری کررہے تھے جبکہ مجھ سَمیت چار اسلامی بھائی سُستی کی وجہ سے مسجد سے مُلحِقہ مدرسہ میں اپنے سونے کی جگہ ہی پر تھے کہ اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے ہم ریل گاڑی میں سو رہے ہیں اور ہمیں جھٹکے لگ رہے ہیں، ہم یکدم گھبرا کر اُٹھ بیٹھے، سب دَرودِیوار زور زور سے ہِل رہے تھے، ہم بے ساختہ دوڑ پڑے مگر آہ! یکا یک سامنے کی زمین پھٹی اور ہم دَھم سے مُنہ کے بل گر پڑے، ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک دھماکے کے ساتھ چھت اور دِیواریں ہم پر آ گریں، ہر طرف گھُپ اندھیرا چھا گیا، رہے سہے اوسان بھی خطا ہوگئے، آہ! آہ! آہ! ہم چاروں اکٹھے زِندہ درگور ہوچکے تھے! ہم بے تابانہ بُلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنے اور چیخ چیخ کر رونے لگے، بظاہر زِندہ بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی، تڑپتے پھڑکتے ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک اسلامی بھائی کے پاؤں کی چوٹ سے دَفعَۃً ایک پتھر سَرک گیا اور روشنی ہوگئی، الحمدللہ عزوجل اُسی سُوراخ سے ایک ایک کر کے ہم باہَر نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ امیرِ قافلہ کی فوری اطاعت کی بَرَکت سے مَدَنی قافلہ کے آٹھ عاشقانِ رسول ہم سے پہلے بآسانی صحیح سلامت مسجِد سے باہَر نکل چکے تھے۔

زَلزلے سے اماں، دے گا ربِّ جہاں عزوجل — چل پڑیں مت ڈریں، قافلے میں چلو

ہوں بپا زلزلے، گرچہ آندھی چلے — چاہے اَولے پڑیں، قافلے میں چلو

عَدَمِ اِطاعت کا نتیجہ

اس سے یہ بھی پتا چلا کہ مَدَنی قافِلے کے جدوَل پر عمل کرنے کی بَرَکت سے اُن آٹھ اسلامی بھائیوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی وہ آسانی سے نکل گئے اور وہ چار اسلامی بھائی جو کہ سُستی کے باعِث اُونِہ اُونِہ کر کے پڑے تھے وہ کچھ دیر کیلئے، اجتماعی قبر میں زِندہ دفن ہوگئے مگر بالآخر وہ بھی مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے باہَر نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔

اللہ تبارَک وتعالیٰ اِس طرح نشانیاں دکھاتا ہے کہ کوئی موت کے مُنہ میں پہنچ کر بھی صاف بچ نکلتا ہے جبکہ کوئی ہزاروں قلعوں میں چھپ جائے مگر وَقت پورا ہوجانے کی صُورت میں موت سے نہیں بچ پاتا، موت سے کوئی راہِ فرار اِختیار کرہی نہیں سکتا، چُنانچہ اللہ تبارَک وتعالیٰ پ ۲۸ سورۃُ الجُمُعۃ کی آیت نمبر ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملنی ہے۔

مَلبے میں گِھرے ہوئے سے فون پر گفتگو

دعوتِ اسلامی کی ایک ڈویژنل مُشاوَرَت کے نگران زَلزلے کی وجہ سے مَلبے میں گِھرے ہوئے تھے۔ زَلزلہ آنے کے تقریباً 23 گھنٹے کے بعد قسمت کی بات اُن کو میرا فون لگ گیا! بات چیت ہوئی، وہ بیچارے سَخت دَرد و کرب میں مُبتَلا تھے، ان کی باتیں سُن کر جگر پاش پاش ہو رہا تھا، بے چارے رو رو کر کہہ رہے تھے، ایک میری ماں زخمی پڑی ہوئی ہے، بھائی کی کمر ٹوٹی پڑی اور بھتیجے کی نعش بھی میرے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ میری ان کے زخمی بھائی سے بھی بات ہوئی اِس بیچارے کی کمر کی ہڈّی ٹوٹ چکی تھی اور وہ سِسک رہے تھے۔ زخمی ماں سے بھی گفتگو ہوئی، بمشکل تھوڑی بات کر پائی۔ میں نے ان کو تسلّی دی اور ان کیلئے دُعا کی۔ ان دُکھیاروں کی فریاد تھی کہ علاقے کے جو لوگ اپنی جان بچا کر بھاگ سکتے تھے بھاگ گئے۔ آہ! ہمارے پاس نہ کوئی غذا ہے نہ دوا۔ نہ ہی کوئی علاج کرنے والا ہے نہ ہمیں اِس ٹوٹی پھوٹی عمارت سے نکالنے والا ہے یوں ہی مَلبے میں زخمی گھرے پڑے ہیں۔ فون پر چھوٹے چھوٹے بچّوں کے رونے اور بلکنے کی دَرد بھری آوازیں دِل میں مزید اِضطِراب پیدا کر رہی تھیں۔

زَلزلہ زدگان کی بعض مالی خدمات

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کو پاکستان کے مشرِقی حصّے میں آنے والے زلزلے نے ہمارے کلیجے ہلا دیئے۔ اَلحمدُ للہ عزوجل دعوتِ اسلامی نے فوری طور پر امدادی کام شُروع کر دیا۔ میری معلومات کے مطابق اب تک 200 سے زائد ٹرکوں پر مُشتَمِل کئی کروڑ روپوں کی مالیت کی امداد مختلف ذرائع سے کشمیر اور سرحد اور پنجاب کے زَلزلہ زَدگان کی امداد کیلئے پہنچائی جا چکی ہے۔ (تادمِ تحریر 12 کروڑ روپے کی مالیت کا ضَروریاتِ زِندگی کا سامان کم و بیش 645 ٹرکوں کے ذَریعے زلزلہ زدگان میں تقسیم کیا جاچکا ہے۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ) دعوتِ اسلامی کے ہزاروں اسلامی بھائی امداد کے سامان جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ سرحد اور کشمیر میں موجود اسلامی بھائی اب تک سینکڑوں افراد کو نکال کر ان کی تجہیز و تکفین کر چکے ہیں، بے شُمار لاوارِث بچّوں کی کفالت کی ترکیبیں کی جا رہی ہیں، ضَروریاتِ زِندگی کی اَشیاء بھی فَراہم کرنے کی کوشش جاری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ڈاکٹرز جن میں فزیشنز، آرتھوپیڈک اور آئی اسپیشلسٹ شامل ہیں، میڈیکل اسٹاف سمیت آپریشن تھیٹرز کے پورے سیٹ اَپ اور اَدویات کے ذخیرے کے ساتھ وہاں مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔ مزید امدادی سامان روانہ کرنے کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اَلحمدُ للہ عزوجل سینکڑوں اسلامی بھائی بابُ المدینہ (کراچی) سے بھی گئے ہوئے ہیں، نگرانِ شوریٰ اور غلام زادہ حاجی عُبید رضا ابنِ عطّار بھی اِس وَقت وہیں ہیں اللہ عزوجل سب کی خدمات قَبول فرمائے۔

ٹھگوں سے خبردار !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! زلزلہ زدگان کی امداد کرنے میں حکمتِ عملی سے کام لینا چاہئے مثلاً کسی کی مکان کی چھت گر گئی ہے تو چھت بنوادی جائے اور دِیوار ڈھے پڑی ہے تو وہ تعمیر کروادی جائے۔ نقد رقم ہاتھ میں نہ دی جائے کیونکہ ٹھگ بھی حرکت میں آگئے ہوں گے، بلکہ آپ کے ہاں بابُ المدینہ (کراچی) میں بھی دھوم سے گھوم رہے ہوں گے۔ یوں بھی رمضانُ المبارک کا مہینہ جاری ہے ان دِنوں مسلمان خیرات زِیادہ یاد کرتے ہیں، آپ نے دیکھا ہوگا کہ بھکاریوں کی آج کل بھرمار ہوتی ہے۔ بعض بھک منگے مسجدوں میں X.Ray وغیرہ کے کارڈز لیکر کھڑے ہوجاتے اور مریض کا سوانگ رچا کر رونی صورت بنا کر اپنے اَمراض کا فسانہ سُنا کر علاج کے نام پر رقم کا مُطالَبہ کرتے ہیں۔ شاید اس بار ''نقلی بیمار'' کے بجائے ''جعلی زلزلہ دار'' زِیادہ مقدار میں نظر آرہے ہوں گے اور جی ہاں! وہ رورو کر کہتے پھر رہے ہوں گے کہ ہم کشمیری ہیں، زلزلہ کے ملبہ سے جُوں توں کر کے نکل آئے ہیں، افسوس! ٹھوکریں کھانے کیلئے ہم زِندہ بچ گئے اور خاندان کے باقی اَفراد شہید ہوگئے! کوئی کہتا ہوگا، میں سرحد کے فُلاں شہر سے یا کشمیر کے فُلاں گاؤں سے آیا ہوں، میرے سارے گھر والے شہید ہوگئے، ماں زخمی پڑی ہے، بیٹا اسپتال میں سِسک رہا ہے، کاروبار تباہ ہوگیا ہے۔ کوئی اپنے آپ کو زمین دار بھی بتائے گا کہ میں تو کروڑوں کی زمین کا مالِک تھا میری سب جائدادیں برباد ہوگئیں، اب کوڑی کوڑی کا محتاج ہوگیا ہوں۔ تو یہ ٹھگ بڑے اداکار ہوتے ہیں لہٰذا خوب سوچ سمجھ کر امداد کیجئے۔

جان و مال کی حفاظت کا وِرد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دِین وایمان، مال وجان اور اولاد کی حفاظت کیلئے روزانہ صبح وشام اوّل آخر دُرود شریف ایک بار اور تین تین بار یہ آسان وِرد پڑھنے کا معمول بنالیجئے:

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَا لِیْ

یعنی اللہ تعالٰی کے نام کی بَرَکت سے میرے دِین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حِفاظت ہو۔

صُبح وشام کی تعریف بھی ذِہن نشین فرمالیجئے۔ آدھی رات ڈھلے سے سُورج کی پہلی کرن چمکنے تک ''صُبح'' ہے اس سارے وَقفہ میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپہر ڈھلے یعنی ابتدائے وَقتِ ظُہر سے لیکر غُروبِ آفتاب تک ''شام'' ہے۔ اس پورے وَقفہ میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔

آفتوں سے بچنے کا آسان ترین وِرْد

مکتبة المدینه کی طرف سے شائع کردہ پاکٹ سائز رسالہ بنام 40 روحانی علاج صِرف ایک روپیہ ہدیّہ پر حاصل کر لیجئے بلکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں لے کر اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کی نیت سے مسلمانوں میں تقسیم کیجئے۔ اِس میں انتہائی آسان پیرائے میں بہُت پیارے پیارے اَوراد لکھے ہوئے ہیں، مثلاً ص ۹ پر تحریر ہے، یَاوَکِیْلُ سات بار جو روزانہ عصر کے وَقت پڑھ لیا کرے اِن شآءَاللہ عزّوجلّ آفتوں سے پناہ پائے۔ اِسی رسالے کے ص ۱۳ پر لکھا ہے، یَاظَاھِرُ گھر کی دِیوار پر لکھ لیجئے اِن شآءَاللہ عزّوجلّ وہ دِیوار سلامت رہے گی۔

زلزلے میں کمرہ سلامت رہنے کا راز

کشمیر کی ایک ڈویژنل مُشاوَرت کے نگران کا زلزلے کے تعلُّق سے دَرد ناک واقِعہ اِسی بیان میں آگے عرض کیا گیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ میں ۴۰ روحانی علاج میں پڑھ کر کچھ عرصہ پہلے اپنے کمرے کی چاروں دِیواروں پر موٹے قلم سے یَاظَاھِرُ لکھ لیا تھا۔ ۳ رمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ کو آنے والے خوفناک زلزلے میں الحمدللہ عزّوجلّ میرا کمرہ بالکل محفوظ رہا جبکہ ہمارے مکان کے اندر ساتھ ہی بنے ہوئے دیگر کمرے تباہ ہو گئے! جس کے نتیجے میں بھتیجا شہید اور امّی جان و بھائی جان شدید زخمی ہوئے۔

یَاظَاھِرُ عزّوجلّ لکھنے کا طریقہ

مَدَنی مشورہ ہے کہ دِیوار پر لکھنے میں آگے چل کر لکھائی جھڑنے کے سبب بے ادَبی کا اندیشہ ہے۔ لٰہذا یَاظَاھِرُ عزّوجلّ کی فریم بنوا کر ہر دِیوار پر آویزاں کی جائے۔ اس سے بھی بہتر صُورت یہ ہے کہ ٹائلز پر یَاظَاھِرُ عزّوجلّ کُھدوا کر ہر دِیوار میں نَصب کرلیا جائے۔ بِالخُصوص نیا مکان بناتے وقت اِس کی کوشش فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زلزلے کی حسرت ناک جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ اعلیٰحضرت امامِ اہلسنّت، ولیِّ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سُنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''(زلزلہ) اصلی باعِث آدمیوں کے گناہ ہیں۔'' (فتاویٰ رَضَویہ ج ۲۷ ص ۹۳) آہ! آج کل گناہوں کا زوردار سیلاب ہے، خود بُرائیوں سے بچنا تو ایک طرف رہا، نیکیاں کرنے اور سُنّتوں پر عمل کرنے والوں کیلئے بھی گویا زمین تنگ کردی گئی ہے! آہ! آہ! آہ! بروز ہفتہ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ 8.10.05 کو کچھ لوگ طرح طرح کے گناہوں

میں مشغول تھے کہ یکایک خوفناک زلزلہ آیا اور اُس نے ہمارے وطنِ عزیز پاکستان کے مشرقی حصّے کو اُجاڑ کر رکھ دیا! زلزلے کے ضمن میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے مسافِر عاشقانِ رسول کے عبرتناک تجرِبات و مُشاہَدات پڑھئے اور خوب توبہ و استِغفار کیجئے۔

1 زندہ بچّی پریشر کُکر میں اُبال دی !

کہتے ہیں، کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی پانچ بچیاں تھیں، چھٹی بار وِلادت ہونے والی تھی۔ اُس نے ایک دِن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تُو نے بچّی کو جنا تو تجھے نومَولُود بچّی سمیت قتل کر دوں گا۔ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کی تیسری شب ایک بار پھر بچّی ہی کی وِلادت ہوئی۔ صبح کے وَقت بچّی کی ماں کی چیخ وپکار کی پرواہ کئے بغیر اُس بے رَحم باپ نے معاذَاللہ عزوجل اپنی پھول جیسی زندہ بچّی کو اُٹھا کر پریشر کُکر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا۔ یکایک پریشر کُکر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آگیا! دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر زِندہ دھنس گیا۔ بچّی کی ماں کو زخمی حالت میں بچالیا گیا اور غالباً اُس کے ذَریعے اِس دَرْدناک قصّے کا اِنکِشاف ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرلے توبہ ربّ عزوجل کی رَحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

2 ناچ رنگ کی مَحفل جاری تھی کہ ----

۳رمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق 8.10.05 کو اسلام آباد کی پُر شکوہ عمارت "مارگلہ ٹاور" میں کچھ مغرِبی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں نے یہود و نصارٰی کے ساتھ مل کر معاذَاللہ عزوجل اِحترامِ رمضانُ المبارک کو بالائے طاق رکھ کر شراب پی کر خوب ناچ رنگ کی محفل برپا کی۔ یہ لوگ اپنی عاقبت کے انجام سے بالکل بے خبر گناہوں کے اِن گِھنونے کاموں میں ابھی مشغول تھے کہ اچانک خوفناک زلزلہ آیا اور اس نے عیش پرستوں کی تمام تر مسرّتوں اور سرمستیوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔

یاد رکھ تُو موت اچانک آئے گی ساری مستی خاک میں مل جائے گی

3 کٹا ہوا سَر

اسلام آباد مارگلہ ٹاور کے ملبہ میں ایک شخص کا کٹا ہوا سَر ملا، دھڑ نہ مل سکا اس کے بعد سُنا ساؤں نے بتایا کہ یہ بدنصیب شخص جب اذان شروع ہوتی تو گانوں کی آواز مزید اُونچی کر لیتا تھا۔

4 بَرَہنہ لاشیں

مُظَفَّر آباد (کشمیر) کے کالج کے اِستِنجا خانوں سے تین لڑکے اور ایک لڑکی کی بَرَہنہ لاشیں ملیں، اِس زَلزلہ کی آفت کے سبب کئی لاکھ اَفراد زِندہ دَفن ہوگئے۔ زَلزلہ نے چند مِنٹوں میں کئی ہنستے بستے شہروں اور دیہاتوں کو ملبے کا ڈھیر بنادیا، زلزلہ اپنے ساتھ نہ صِرف خِطّۂ کشمیر کی خوشنما وادیوں کی خوبصورتی اور شادابی لے گیا بلکہ ہزاروں خاندانوں کو تباہ اور ہزاروں کو اَدھورا چھوڑ گیا۔ کشمیر اور سرحد کے کئی علاقوں میں زلزلہ کے بعد ہر طرف لاشیں بکھری پڑی تھیں، روزانہ اجتماعی طور پر لاشوں کو دَفن کیا جاتا رہا، جو زلزلہ سے بچ گئے وہ سِسکتے ہوئے اپنے بچھڑنے والوں کو یاد کر رہے تھے۔

5 دو کٹے ہوئے ہاتھ

مُظَفَّر آباد (کشمیر) سے ایک بس اسلام آباد کیلئے روانہ ہوئی، یکا یک بس کی نشست پر ایک سانپ نظر آیا کسی نے اس کو چھڑی سے اُٹھا کر کھڑکی سے باہَر پھینکا، وہ ایک اسکوٹر سُوار کے ہاتھ پر گرا اور اُس کو ڈس لیا، بس ٹھہر گئی، لوگ باہَر نکلے، اسکوٹر سوار نے تڑپ تڑپ کر دَم توڑ دیا۔ زلزلہ زَدگان کی امداد کرنے والے فوجی اُدھر آ نکلے، اُنہوں نے مُردہ اسکوٹر سُوار کے سامان کا بیگ کھولا تو یہ دیکھ کر سب حیران و ششدر رہ گئے کہ اس بیگ کے اندر سونے کی چُوڑیوں سَمیت دو کٹے ہوئے زنانہ ہاتھ تھے! اسکوٹر سُوار نے غالباً زَلزلے میں فوت ہونے والی خاتون کی سونے کی چُوڑیاں حاصل کرنے کی کوشش کی ہوگی مگر پُرانی لاش کے سُوجے ہوئے ہاتھوں سے فوری طور پر چُوڑیاں اُتارنے میں ناکامی ہوئی ہوگی، کوئی دیکھ نہ لے اِس خوف سے اُس نے جلدی میں ہاتھ کاٹ کر بیگ میں ڈال لئے ہوں گے، مگر بدنصیب کو کیا معلوم تھا کہ اس کی موت کا وَقت بھی قریب آچکا ہے۔

آہ! کسی عبرتناک موت تھی۔

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

6 لاشوں میں کیڑے

مَدَنی قافلوں کے مسافر عاشقانِ رسول نے سینکڑوں لاشوں کو کفن پہنایا، جنازہ پڑھایا اور دفنایا۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے کم وبیش 33 لاشیں ملبے کے نیچے سے نکالیں، 3 لاشیں ایسی تھیں جن میں کیڑے پڑ چکے تھے۔ کئی لاشیں دریائے نیل میں تیر رہی تھیں اس وجہ سے دریا کا پانی بدرنگ اور بدبودار ہوگیا تھا۔

7 زلزلہ میں زندہ رَہ جانے والوں کی حسرت

مَدَنی قافِلے کے مسافِر عاشقانِ رسول کو سرحد اور کشمیر میں کئی افراد ایسے ملے جو اپنا پورا خاندان گنوا چکے تھے، ان کی آنکھوں میں موجود حسرت اور تلاش شاید کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے پیاروں کو دَورانِ زلزلہ موت کے مُنہ میں جاتے دیکھا، ان کے دُکھ کی گہرائی کا اندازہ لگایا ہی نہیں جاسکتا، زلزلے نے بہُت سے شہروں کو تہس نہس کردیا اور اپنے پیچھے تباہی اور موت چھوڑ گیا۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے غور فرمایا! عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات سجانے والے، لہلہاتے کھیت لگانے والے یکبارگی دُنیا سے رُخصت ہوگئے، ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثے ملیامیٹ ہوگئے، ان کے نام ونشان مٹادیئے گئے، بس اب وہ ہیں اور اُن کے اعمال۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نُمونے ‏ ‏ مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے ‏ ‏ جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے ‏ ‏ یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

8 دو پُر اَسرار آدمی

مُظفّر آباد (کشمیر) کے ایک اسلامی بھائی کا حَلفِیہ بیان ہے کہ میرے ماموں زلزلہ کے 33 گھنٹے بعد ملبے کے نیچے سے زِندہ نکالے گئے، خوف سے کپکپاتے ہوئے اُنہوں نے بیان دیا کہ جب میں ملبے کے نیچے دبا ہوا تھا اِس دَوران مَذہبی حُلیے کے دو پُراَسرار آدمی میرے پاس آئے اور مجھے دیکھ کر ہنسنے لگے اور کہنے لگے، بول! اب تیرے ساتھ ہم کیا سُلوک کریں؟ تیرے بچے یتیم ہوجائیں گے مگر تُو کچھ نہیں کرسکے گا، یادرکھ! سب کچھ یہیں دھرا کا دھرا رہ جائے گا یہ سُن کر مجھ پر خوف طاری ہوگیا اور میں نے رونا شروع کردیا۔

سن گناہوں کی نُحوست ہے بڑی ‏ ‏ قبر و محشر میں سزا ہوگی کڑی

9 توبہ کے بجائے مزید سرکشی

۳رمضان المبارک۱۴۲۶ھ 8.10.05 کو آنے والے خوفناک زلزلے کے بعد تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے 250 اسلامی بھائی امدادی سامان لے کر پہنچے تو ہر طرف کہرام مچا ہوا تھا، فلک بوس عمارات مُنہدِم اور بے شمار مساجد شہید ہوچکی تھیں، لاکھوں اَفراد موت کے گھاٹ اُتر چکے تھے، کئی علاقوں میں بچے کھچے لوگ کڑکڑاتی سردیوں اور موسلادھار بارشوں نیز ژالہ باریوں میں انتہائی بے بسی کے ساتھ کُھلے آسمان تلے پڑے تھے۔ مَدَنی قافلے کے مسافر بعض عاشقانِ رسول کا بیان ہے کہ کشمیر میں کئی ایسے بدنصیب لوگ بھی ہمیں ملے جو اس آفتِ ناگہانی سے بجائے عبرت حاصل کرنے کے مزید سرکش ہوکر صریح کُفریات بک کر مُرتَد ہو چکے تھے۔ سرحد میں بھی اِسی طرح کے آدمی ملے جنہوں نے معاذَاللہ شیطان مردود کے بہکاوے میں آکر ربِّ کائنات عزوجل پر اعتراضات کرتے ہوئے کفریات بکنے شروع کردیئے۔ اللہ عزوجل ایسوں کو توبہ اور تجدیدِ ایمان کی توفیق نصیب فرمائے۔ مُظفّرآباد (کشمیر) اور اس کے اَطراف کے علاقوں میں بھی ایسی غافلین نظر آئے جو بجائے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے کے نمازیں چھوڑ بیٹھے اور رمضان المبارک کے روزے تَرک کردیئے۔ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا گیا جو رمضانُ المبارک کے احترام کو بالائے طاق رکھ کر دن کے وَقت بلا تکلُّف کھاتے پیتے پھر رہے تھے، حتّٰی کہ ہوٹل بھی حسبِ معمول کُھلے ہوئے تھے!

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہم پر اگر ذرا سی مشکل آئے یا معمولی سی پریشانی لاحق ہو ہم شکووں کے اَنبار لگادیتے ہیں۔ یاد رکھئے! مسلمان پر امتحان ضرور آتا ہے، کبھی بیماری کی صورت میں تو کبھی بیروزگاری کی شکل میں، کبھی اولاد کی وجہ سے تو کبھی ہمسایوں کے ذَریعے، کبھی اپنوں کے کارن تو کبھی بیگانوں کے ذَریعے، کبھی فائرنگ کی صورت میں تو کبھی بم دھماکے کی شکل میں، کبھی طوفانی سیلاب کے سبب تو کبھی خوفناک زلزلے کے باعِث۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ امتحان کے لئے تیار رہے اس سے جی نہ چُرائے اور ہرگز ہرگز حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے اور یہ بھی یاد رکھئے کہ امتحان جتنا سخت ہوتا ہے سَنَد بھی اُتنی ہی اعلیٰ ملتی ہے۔ اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

الٓـمّٓ ج اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (پ۲۰، العنکبوت ۱،۲)

ترجمۂ کنزالایمان : کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

وہ عشقِ حقیقی کی لَذّت نہیں پاسکتا جو رنج و مصیبت سے دوچار نہیں ہوتا

مُصیبت چھپانے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اِسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''مسلمان کو تھکاوٹ، مرض رنج اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد کتاب الزھد، ج ١٠ ص ٢٥٦ حدیث ١٧٨٧٢)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُ اللّٰہ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

زلزلہ اور دعوتِ اسلامی

(یہ کارکردگی ٢٤ رمضانُ المبارک ١٤٢٦ھ تک کی ہے۔)

619 ٹرکوں کا سامان

٣ رمضان المبارک ١٤٢٦ھ 8 اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے مشرقی حصے میں آنے والے خوفناک زلزلہ سے متأثرہ کشمیر کے مختلف شہروں جیسا کہ مُظفَّر آباد، راولاکوٹ، دھیرکوٹ، جاتلاں، ھجیرہ، عبّاس پور، باغ، فارورڈ کہوٹہ نیز پاکستان کے صوبہ سرحد کے ایبٹ آباد، مَدَنی صَحرا (مانسہرہ) اوگی، بٹ گرام، بالاکوٹ، سوات، شانگلہ، گڑھی حبیبُ اللہ وغیرہ میں دعوتِ اسلامی کی طرف 17 علاقائی اِمدادی مکتب قائم کئے گئے نیز انہیں کے تحت بیسیوں ذیلی مکاتب بھی لگائے گئے۔ ان تمام مکاتب کو چلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مرکزی امدادی مکتب G.11 اسلام آباد میں قائم کیا گیا۔ ان مکاتب کے تحت دعوتِ اسلامی کے مختلف مَدَنی مجالس کے تعاوُن سے اب تک تقریباً 619 ٹرکوں کے ذریعے مختلف قسم کا سامان مثلاً خشک اَشیائے خُورد ونوش، بستر، کمبل، خیمے، اَدویات اور کپڑے وغیرہ متأثرین تک پہنچائے گئے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ

طِبّی اِمداد

دعوتِ اسلامی کے تحت قائم شدہ تمام امدادی مکاتب میں علاج مُعالجہ کی سہولتیں بھی رکھی گئیں۔ بالخُصوص ''مُظفَّر آباد'' میں شہید گلی کے اندر، ''ایبٹ آباد'' میں ایوب میڈیکل کمپلیکس میں، ''بالاکوٹ'' میں اندرونِ شاہ عالم مارکیٹ۔ بالخصوص اسلام آباد H.11 میں قائم شدہ خیمہ بستی میں موجود طِبّی مکاتب میں روزانہ ہزاروں زخمیوں اور مریضوں کو طِبّی امداد دی جا رہی ہے۔

طِبّی مکاتِب کے لئے باقاعِدہ ڈاکٹرز کے مُتعدَّد قافِلے روانہ کیے گئے جن کے ہمراہ لاکھوں روپے کی اَدویات، سامانِ سَرجری اور اسٹریچر وغیرہ بھی تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فراھمیٔ طَعام

خُوردونوش کی اشیاء تو تقریباً تمام جگہ پہنچائی گئیں مگر بعض مقامات پر مُتأثِّرین کے لئے صُبح وشام کھانا پکوا کر بھی بارہا تقسیم کیا گیا جیسا کہ PIMS HOSPITAL اِسلام آباد میں روزانہ 1800 اَفراد خیمہ بَستی H.11 میں 1700 اَفراد کو سَحَری و افطاری دی جارہی ہے۔ بالاکوٹ میں تو باقاعِدہ مَطْبَخ (یعنی کچن)، تَنُّور، دیگیں اور باورچی کا اِنتظام کردیا گیا ہے۔ اِسی طرح مُظفَّر آباد (کشمیر) میں قائم 3 عطّاری خیمہ بَستیوں میں بھی خشک غذائیں دی جاری ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تجہیز و تکفین

بے گوروکفن لاشوں کو ملبے سے نکالنے اور کفنانے، دَفنانے کے لئے مُتعدَّد مَدَنی قافلے بمع ضَروری سامان بھیجے گئے (تادمِ تحریر) عاشقانِ رسول نے سینکڑوں لاشوں کو ملبے سے نکالا، کفن دیا، نَمازِ جنازہ پڑھائی اور دَفن بھی کیا۔ بالخصوص مُظفَّر آباد (کشمیر) میں گورنمنٹ پائلٹ سکول نمبرا کے ملبے سے آرمی کے زیرِ اِنتظام دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول نے 145 لاشیں نکالیں اور ان کی تجہیزو تکفین کا بھی اِنتظام کیا۔

اصل مُستحقین تک رَسائی

دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول پیدل چل کر ان دُوردَراز علاقوں میں بھی پہنچے جہاں سُواری وغیرہ کے ذَرِیعے جانا ممکن نہیں تھا اور وہاں پہنچ کر خاندانوں کی فِہرس بنا کر ان کو امدادی سامان پیش کیا۔ علاوہ ازیں بڑے شہروں میں قائم مکاتِب سے چھوٹی گاڑیوں مثلاً جیپ وغیرہ کے ذَرِیعے اَطراف کے سینکڑوں مُتأثِّرہ دیہاتوں میں ہزاروں گھرانوں تک امدادی سامان پہنچایا گیا اور ان تمام امدادی کاروائیوں کو On The Record رکھنے کی بھی کوشش کی گئی۔ ہٹیرہ (کشمیر) میں دعوتِ اسلامی کی Documentarion سے مُتأثِّر ہوکر مقامی آرمی نے اپنی خدمات بھی پیش کیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

بلا امتیاز خدمت

اِس کڑے وَقت میں صِرف دعوتِ اسلامی سے وابَستان ہی کی نہیں تمام زَلزلہ زَدہ دُکھیارے مسلمانوں کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی خدمت کررہی ہے۔

مساجِد بنانے کا اِھتمام

زلزلہ آنے کے سبب مکانات کے اِنہدام کے ساتھ ساتھ کافی مساجِد بھی شہید ہوگئیں۔ ایک تو اتنے بڑے سانحہ کی وجہ سے اور دوسرا مساجِد نہ ہونے کے باعِث بکثرت لوگ نَمازوں سے غافِل نظر آئے۔ دعوتِ اسلامی نے اس نازُک موقع پر امدادی کاروائیوں کے ساتھ ساتھ مُتأثِّرہ علاقوں میں مساجِد کا اور ان مساجِد میں نَماز، تِلاوت وتَراویح وغیرہ کا اہتمام کیا۔ جیسے رضا کوٹ (یعنی بالاکوٹ سرحد) میں زلزلے کے تقریباً چھ دِن بعد سب سے پہلے دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول نے ہی باقاعِدہ اسپیکر کے ذَرِیعے دُرودوسَلام پڑھنے کے بعد اذان دی اور باجماعت نَماز وغیرہ کا سلسلہ جاری کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دیگر تنظیموں کا دعوتِ اسلامی کی طرف رُجحان

اِس عظیم سانحہ کے بعد بڑی تعداد میں فلاحی تنظیموں اور این جی اَوز نے امدادی کاروائیوں کا آغاز کیا لیکن اَفرادی قوّت اور مضبوط نیٹ وَرک نہ ہونے کی وجہ سے ان کاروائیوں کو جاری نہ رکھ سکے اور رفتہ رفتہ اختِتام کو پہنچے۔ لیکن کچھ این جی اَوز نے اپنے کام کو جاری رکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی سے عاشقانِ رسول بھجوانے اور اِمدادی سامان فَراہَم کرنے کی اپیل کی، جس پر دعوتِ اسلامی نے اَین جی اَوز کو بھی افرادی قوّت اور امدادی سامان پیش کیا۔

انتظامیہ، این جی اوز اور عوام کے تأثرات

زلزلہ زدہ مسلمانوں کی بے لوث خدمات کی وجہ سے انتظامیہ، این جی اوز دعوتِ اسلامی کے متعلق بہت اچھی رائے رکھتی ہے۔ جس کی چند ایک مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

مدینہ ۱﴾ ایبٹ آباد میں ایوب میڈیکل کمپلیکس سے امدادی مکاتب اُٹھ جانے کے بعد وہاں کے عملے نے بیان دیا کہ دعوتِ اسلامی کے مکتب کو ٹرانسفر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کی ٹرانسفریشن کے بعد ہمیں امدادی کاموں میں بہت پریشانی ہو رہی ہے۔

مدینہ ۲﴾ ہجیرہ (کشمیر) میں موجود آرمی نے وہاں پر دعوتِ اسلامی کی امدادی کاروائیوں سے مُتأثر ہو کر اپنی خدمات اور اپنے پاس موجود عطیات بھی دعوتِ اسلامی کو ٹرانسفر کرنے کی پیش کش کی، علاوہ ازیں دعوتِ اسلامی کے امدادی سامان کو ریکارڈ کے مطابق ترسیل کرنے کے نظام کو بہت سراہا اور مکمّل ریکارڈ کی ایک کاپی طلب کی تا کہ اس سے اِستِفادہ کیا جاسکے۔

مدینہ ۳﴾ باغ (کشمیر) میں دعوتِ اسلامی کی کوششوں سے متأثر ہو کر وہاں پر موجود آرمی نے اپنے امدادی مکتب کو بمعہ امدادی سامان دعوتِ اسلامی سے مل کر تقسیم کیا۔

مدینہ ۴﴾ مُتعدِّد لوگوں اور تنظیموں کا اِکٹھا کیا ہوا امدادی سامان مُتأثرہ علاقوں میں پہنچ کر ایک نظام کے تحت تقسیم و ترسیل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مکاتب پر جمع کروادیا۔

مدینہ ۵﴾ دعوتِ اسلامی کی غمخواری کے باعث Pims Hospital اسلام آباد میں موجود زخمیوں کے بہت ہی اچھے تأثرات ہیں اور رو رو کر شکریہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں زخمیوں کا کہنا ہے کہ اتنا خیال اسپتال کا عملہ بھی نہیں رکھتا جتنا دعوتِ اسلامی والے رکھ رہے ہیں۔ عاشقانِ رسول وارڈز میں جاجا کر کھانا تقسیم کرتے ہیں، اپنے ہاتھوں سے چادریں اُڑھاتے ہیں اور لاوارث زخمی بچوں اور بوڑھوں کو اپنے ہاتھوں سے لقمے بنا بنا کر کھلاتے اور پانی پلاتے ہیں۔

مدینہ ۶﴾ H.11 اسلام آباد میں CDA کی طرف سے لگائی گئی عطاری خیمہ بستی میں امدادی کاروائیوں کے آغاز کے وَقت CDA کے چیئرمین نے کئی تنظیموں اور ''این جی اوز'' کو ایک میٹنگ میں بلایا اور دورانِ میٹنگ دعوتِ اسلامی کے ایک اسلامی بھائی کو کھڑا کر کے شُرکاءِ میٹنگ سے برملا کہا کہ اگر تم لوگ کام کرنا چاہتے ہو تو ان لوگوں کی طرح کرو۔

مدینہ ۷﴾ عطاری خیمہ بستی میں CDA کے چیئرمین نے خیمہ بستی کے ایک دورہ کے دَوران کہا کہ مجھے تو فقط دعوتِ اسلامی ہی کام کرتی نظر آرہی ہے۔

مدینہ ۸﴾ المعصوم انٹرنیشنل ٹرسٹ Uk کے مرکزی عہدیداران پر مُشتمل وفد نے اپنے بیانات قلمبند کروائے کہ ہم دعوتِ اسلامی سے بہت زِیادہ متأثر ہوئے ہیں۔ تعاوُن کی یقین دہانی بھی کروائی اور یہ بھی کہا کہ ان شآءَ اللہ عزوجل

''گورنمنٹ کی مرکزی ریلیف کمیٹی'' کو یہ بات پہنچائیں گے کہ تم لوگ بھی دعوتِ اسلامی کے طرز پر کام کرو۔ عِلاوہ ازیں اس وَفد کے پانچوں ارکان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں سے متأثر ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی سے بیعت ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مدینہ ۹﴾ A.C اسلام آباد نے عاشقانِ رسول کی خدمات کو بَہُت سراہا اور کہا کہ دعوتِ اسلامی کے نوجوان اسلامی بھائیوں کی کوششیں واقعی قابلِ صد رَشک و تحسین ہیں۔

مدینہ ۱۰﴾ وزیرِاعظم کشمیر سردار سکندر حیات خان نے فارورڈ کَہوٹہ میں قائم دعوتِ اسلامی کے امدادی مکتب کا دَورہ کیا اور کہا کہ کشمیر میں اگر کسی تحریک نے سب سے زِیادہ کام کیا ہے تو وہ دعوتِ اسلامی ہے۔ مزید کہا کہ باغ مُظفّر آباد اور فارورڈ کَہوٹہ وغیرہ کے تباہ حال علاقوں میں بھی سب سے پہلے دعوتِ اسلامی ہی پہنچی ہے۔

مدینہ ۱۱﴾ فارورڈ کَہوٹہ کے عُلمائے کرام کی تنظیم کے صدر حضرت مولیٰنا محمد عالم رَضَوی صاحِب مدظلہ نے فرمایا کہ دعوتِ اسلامی کا امدادی سامان 100 فیصد مستحقین تک پہنچ رہا ہے۔

مدینہ ۱۲﴾ وزیرِ داخِلہ آفتاب شیر پاؤ نے خیمہ بستی H.11 میں قائم دعوتِ اسلامی کے مکتب کا دَورہ کیا۔ امدادی سرگرمیوں سے متأثر ہو کر دو مرتبہ وہاں کے ذِمّہ داران کی پیٹھ تھپکی دیتے ہوئے کہا کہ CDA اور دیگر تنظیمیں بھی کام کر رہی ہیں مگر دعوتِ اسلامی کا کام انتہائی متأثر کُن ہے۔

مدینہ ۱۳﴾ چوہدری محمد عزیز وزیرِ تعلیم (کشمیر) کا بیان ہے کہ زلزلے میں متأثر ہونے والوں کے لئے جو کام دعوتِ اسلامی نے کیا وہ کوئی اور نہ کرسکا۔ ''مُظفّر آباد'' میں دیکھا تو دعوتِ اسلامی ''باغ'' میں دیکھا تو دعوتِ اسلامی۔ عِلاوہ ازیں ایسا بھی ہوا کہ دعوتِ اسلامی والوں نے کفن کی جگہ اپنے سَروں کے عِمامے استعمال کیے۔ نیز یہ بھی کہا کہ دعوتِ اسلامی نے امدادی سامان 100 فیصد حق داروں تک پہنچایا۔

مدینہ ۱۴﴾ فارورڈ کَہوٹہ کے امدادی مکتب کے ایک میجر صاحِب نے دورہ کیا اور کہا کہ جس انداز سے دعوتِ اسلامی امدادی سامان تقسیم کر رہی ہے آرمی بھی اِسی انداز سے کام کر رہی ہے۔

مدینہ ۱۵﴾ ڈِپٹی کمشنر مُظفّر آباد چوہدری لیاقت حُسین نے ایک پریس کانفرنس میں دعوتِ اسلامی کی خدمات کو بَہُت زِیادہ سراہا اور بِالخصوص تجہیز و تکفین کے نِظام کی تعریف کی۔

مدینہ ۱۶﴾ اسٹنٹ ڈائریکٹر محکمۂ تعلیم (کشمیر) نے دعوتِ اسلامی کی کوششوں کو حد درجہ قابلِ تحسین قرار دیا۔

بہار۔۱ بالاکوٹ کے ایک مقامی ہوٹل کے مالک کا بیان ہے کہ "میرے ہوٹل کے اِردگرد تمام عمارتیں مُنہدم ہوگئیں لیکن الحمدللہ عزوجل میرا ہوٹل سلامت رہا اور میرے ذِہن میں اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے ہوٹل میں دعوتِ اسلامی کے بینُ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کا کارڈ آویزاں ہے جس پر دُرود وسلام بھی لکھا ہوا ہے۔" یادرہے کہ بالاکوٹ میں دعوتِ اسلامی کے امدادی مکتب کے لئے اسی ہوٹل کے مالک نے اپنے ہوٹل کی عمارت پیش کی، جس میں امدادی، طِبّی اور طعام مکتب قائم ہے۔

ہر دَرد کی دوا ہے صلِّ علیٰ محمد   تعویذ ہر بَلا ہے صلِّ علیٰ محمد

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہار۔۲ دعوتِ اسلامی کے ایک عاشقِ رسول کا بیان ہے کہ میں مُظفَّر آباد میں اپنے P.C.O میں دو افراد کے ہمراہ بیٹھا تھا۔ زلزلہ آنے پر وہ دونوں خوفزدہ ہو کر باہَر کی طرف بھاگے، میں بھی اُٹھا لیکن گھبرا کر کھڑے کا کھڑا رہ گیا کیوں کہ میری دُکان سے بھاگنے والے دونوں آدمیوں پر ایک دیوار دھڑام سے گری اور بے چارے دونوں اُس کے نیچے دَب گئے۔ اسی اَثنا میں میری دوکان میں آویزاں کیلنڈر جس پر "میرے لئے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کافی ہے" لکھا ہوا تھا، نیچے گرا، میں نے فوراً اُٹھایا اور سینے سے لگا کر درد کے ساتھ پکارنے لگا، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں آپ کے حوالے" بس یہ کہتا گیا اور اپنی دوکان میں ہی کھڑا رہا۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ نے اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صَدَقے مجھے عافیّت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

وَاللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے   اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دِل سے

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہار۔۳ مُظفَّر آباد تقریباً وِیران ہو چکا ہے، جو عمارتیں گرنے سے بچ گئیں وہ بھی رَہنے کے قابل نہ رہیں، لیکن اللہ ربُّ العزّت عزوجل کی رَحمت سے مظفَّر آباد میں قائم دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ سلامت رہا۔ اگرچہ اس کی بعض دِیواریں شَق ہوئیں مگر بنیادی طور پر کوئی بڑا نقصان نہیں پہنچا۔ اس وَقت امدادی مکتب بھی اِسی فیضانِ مدینہ میں قائم ہے، حسبِ معمول پنج وقتہ نمازِ باجماعت اور تراویح کا سلسلہ جاری ہے نیز اجتماعی سنّتِ اعتکاف کی بھی فیضانِ مدینہ میں خوب بہاریں ہیں۔ علاوہ اَزیں جامع مسجد صِدّیق (شوکت لائنز مظفَّر آباد) جو کہ دعوتِ اسلامی کے نام پر وَقف ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل بالکل صحیح سلامت ہے۔ الحمدللہ عزوجل اہلسنّت کے مراکزِ عقیدت یعنی مزاراتِ اولیاء بھی سلامت رہے مثلاً حضرتِ بالا پیر (بالاکوٹ سرحد) نیز مظفَّر آباد میں موجود اولیاءِ کرام حضرتِ سیِّد یحییٰ سُہیلی سرکار (جلال آباد) حضرت سیِّد شاہ سلطان، سیِّد عنایت شاہ (اندرونِ شہر عیدگاہ روڈ جہاں سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا مگر مزار شریف سلامت رہا) سیِّدُنا ناعلاؤالدّین گیلانی (نزدعیدگاہ گلشن کالونی) سیِّد انور شاہ (لوہر پلیٹ) جُمعہ شاہ باجی (امبور) پیر محمد علی شاہ (کامبوڑی) حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن شاہ (رنجاٹہ) رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات بالکل صحیح وسلامت رہے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

اولیاء اللہ سے ہم سُنّیوں کو پیار ہے   ان شآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!   اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی!

غالباً شَعبانُ المُعظّم ۱۴۱۰ھ کا آخری جُمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک میدان میں مُنعَقِدہ دعوتِ اسلامی کے ایک بہت بڑے اجتماع میں کسی اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُفی عنہ کے سامنے یہ حلفیہ بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہوگئی۔ تدفین کے بعد لَوٹے تو مرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اہم ترین کاغذات کا ایک ہینڈ بیگ لڑکی کے ساتھ ہی دَفن ہوگیا ہے! بڑے سوچ بچار کے بعد جب قبر دوبارہ کھود کر جُوں ہی سِل ہٹائی، ہماری چیخیں نکل گئیں! آہ! وہ لڑکی جسے ہم نے ابھی چار گھنٹے پہلے دَفن کیا تھا، کفن پھاڑ کر کمان کی طرح ٹیڑھی بیٹھی تھی، اس کے سَر کے بالوں سے اس کی ٹانگوں کو باندھ دیا گیا تھا اور کئی چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے لپٹے ہوئے تھے!!!

یہ دَہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گِھگّی بندھ گئی، کاغذات کا ہینڈ بیگ نکالنے کی کسی کو جُراءت نہ ہوئی، بس جُوں تُوں مِٹّی ڈالی اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آ کر میں نے اپنے عزیزوں سے دریافت کیا کہ آخر اس نوجوان لڑکی کا ایسا کیا جُرم تھا؟ تو مجھے بتایا گیا کہ اور تو کوئی مخصوص جُرم ہمیں نہیں معلوم البتّہ عام لڑکیوں کی طرح بے پردگی کرتی تھی۔ ابھی اِنتقال سے چند روز پہلے رِشتے داروں کے یہاں شادی میں شرکت کیلئے اس نے فیشنی بال کٹوائے اور خوب بن سنور کر شادی میں شریک ہوئی تھی۔

تُو فیشن سے ہر دم بچا یاالٰہی ہمیں سنّتوں پہ چلا یاالٰہی

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد